

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اید اللہ تعالیٰ

بخیر و عافیت بشیر آباد پہنچ گئے

بشیر آباد سٹیٹ ۲۲ فروری - بشیر آباد اسٹیٹ سے آمد اطلاع منظر
 ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اید اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز اور
 قائلے کے دیگر اصحاب بخیر و عافیت بشیر آباد پہنچ گئے ہیں الحمد للہ
 حضور ۲ فروری کو لاہور ہوتے ہوئے سفر سندھ پر تشریف سے گئے تھے
 اس عرصہ کے لئے حضور نے ریلوے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نڈلا والی
 امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

جب کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اید
 اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی طبیعت ٹانگ
 میں درد کی شکایت کے باعث کافی دنوں
 سے ناساز پئی آ رہی ہے۔ احباب خاص
 توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔
 کہ اللہ تعالیٰ حضور اید اللہ تعالیٰ کو جلد
 صحت یاب فرمائے۔ آمین

— ریلوے ۲۳ فروری محترم خان صاحب مولوی
 فرزند علی صاحب کی طبیعت کئی دنوں سے بیمار
 اور کچھ عمدہ کی خرابی کی وجہ سے علیل رہی ہے
 اس سبب آرام ہے راجا جگن ناتھ صاحب کی
 دعا کریں۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے مقرر کی کامیابی

یہ خبر خوشی سے سنتے جانے کی کہ مورخ
 ۱۹ فروری کو گورنمنٹ کالج سرگودھا کے
 آل پاکستان اردو بحث میں تعلیم الاسلام
 کالج یونین کے مقرر عبدالسمیع صاحب نے
 موضوع زیر بحث "جمہوری نظام سماجی قومی
 مزاج کے متافی ہے" کے حق میں تقریر کر کے
 تیسری پوزیشن حاصل کی۔
 پیشتر انہیں ہماری یونین کے متودین بہادری
 کے ایس۔ اے کالج سے انگریزی کی ثنائی حیثیت
 کرا چکے ہیں۔
 (مسد کالج یونین)

حضرت ابو بکر صدیق کا نمونہ

نیکیوں میں مسابقت کی رُوح ہی وہ بیش قیمت متاع ہے جس کا
 بدلہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ثواب اور انعامات الہیہ مقرر فرمایا ہے۔
 ابن ابی تخافہ کا صدیق اکبر اور امیر المؤمنین جیسے ارفع و عالی
 مراتب کو پالینا۔ اسی دعوہ کا عملی ثبوت ہے۔ "وقف جدید"
 کے سال دوم میں حصہ لیکر المسابقون میں شامل ہو جائے۔
 بچہ شیدائے جوانان تا بدیں قیامت شود پیدا ہو چکے۔

روزنامہ الفضل

پندرہ شنبہ
 ۱۵ شبان ۱۳۴۸ھ
 فی چہار

جلد ۴۸ نمبر ۲۲ تبلیغ ہفت ۳۸ ۲۲ فروری ۱۹۵۹ء نمبر ۴۶

ہم روسیوں کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہیں ایرانی وزیر اعلیٰ

"سرسزمین ایران کی خون کے آخری قطرہ تک حفاظت کی جائے گی"

تہران ۲۳ فروری - وزیر اعظم ایران ڈاکٹر منوچہر اقبال نے کل ایٹم خبر رساں
 ایجنسی کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا ہم روسیوں کی دھمکیوں سے ہرگز مرعوب
 نہیں ہیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دھمکیاں دیر نہیں صحیحہ راہ اختیار کرنے سے باز
 رکھ سکتے ہیں۔ تو یہ ان کی سخت غلطی ہے

امریکہ کیساتھ باہمی دفاع کے نئے سمجھوتے پر اس ہفتہ دستخط ہونے کا توقع

ایرانی دفتر خارجہ کے باخبر ذریعوں کا اظہار خیال

تہران ۲۳ فروری - ایرانی دفتر خارجہ کے باخبر حلقوں نے رائے ظاہر کی ہے کہ
 ایران - ترکی اور پاکستان کے امریکہ کے ساتھ باہمی دفاع کے نئے سمجھوتوں پر اس
 ہفتہ دستخط ہو جائیں گے۔ اس خیال کا اظہار کل ایرانی وزیر خارجہ کے ساتھ پاکستان
 اور ترکی کے سفروں کی ملاقات کے بعد کیا

برطانیہ اور مصر کا مالی معاہدہ

لندن ۲۳ فروری - موصولہ اطلاعات
 سے پتہ چلا ہے کہ عالمی بینک کے صدر مسٹر
 یوجین بیٹک و اسٹنگٹن سے ایک آدھ دن
 میں قارئین پر پونچنے والے ہیں۔ تاکہ برطانیہ اور
 مصر کے مالی سمجھوتے پر دستخط کرانے کا

اس سے قبل ڈاکٹر منوچہر اقبال نے پارلیمنٹ
 کے ایوان زیریں سے خطاب کرتے ہوئے
 کہا کہ ہم خون کے آخری قطرہ تک اپنے
 ملک کی پوری حفاظت کریں گے۔ انہوں
 نے ایرانی عوام سے باہم متحد ہو کر کام
 کرنے اور حکومت کے ساتھ یوراپورا
 تعاون کرنے کی پُر زور اپیل کی جب وہ
 یہ اپیل کر رہے تھے۔ تو ان کی آنکھوں
 سے آنسو رواں تھے۔ اس سے قبل روسی
 سفیر مقیم تہران سٹرگولائی پیخوت نے
 ایرانی وزیر خارجہ ڈاکٹر علی اصغر حکمت سے
 ملاقات کی تھی۔ اگرچہ وزارت خارجہ کے
 ترجمان نے اس ملاقات کے بارے میں کسی
 قسم کا تبصرہ کرنے سے انکاری تاہم ایک
 خبر رساں ایجنسی نے باخبر حلقوں کے حوالہ
 سے اطلاع دی ہے۔ کہ روسی سفیر نے اس
 ملاقات میں جناب علی اصغر حکمت کو بتایا کہ
 اگر ایران نے امریکہ کے ساتھ معاہدے
 پر دستخط کیے۔ تو روس ایران کو اپنا حقیقی دشمن
 سمجھنے پر مجبور ہو جائے گا۔ روسی سفیر نے یہ
 بھی واضح کیا کہ ایران روس کے ساتھ
 معاہدے کی پیشکش ٹھکرانے کے نتائج
 محسوس کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ باخبر
 حلقوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ روس نے
 ایران کے بعض علاقوں پر باجبر قبضہ کرنے
 کی دھمکی بھی دی ہے۔ لیکن روسی سفیر نے ملاقات کے بعد اس امر کی تردید کر دی کہ ایسی کوئی
 دھمکی دی گئی ہے۔

اعلانِ مبارکِ انتخاباتِ عہدیداران

جماعت ہائے احمدیہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ

جملہ عہدیدارانِ جماعت ہائے احمدیہ کی موجودہ سالہ تقریر کی مساعدا

۳۰/۵۹ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں کے لئے عہدیداران کا انتخاب

جلد از جلد کرایا جانا مطلوب ہے جس کے لئے ۳۱/۵۹ تک کی مساعدا مقرر کی

جاتی ہے۔ اس تاریخ تک تمام عہدہ داران کے انتخاب ہو کر مرکز یعنی نظارت

علیاء میں سپنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد منظوری دی

جاسکے۔ اس ضمن میں انتخاب کے قواعد اخبار میں شائع کئے جا رہے ہیں انہیں

ملاحظہ رکھ کر انتخابات کئے جائیں۔ تاہم اگر کسی جماعت کو ان قواعد کی ضرورت

ہو تو وہ اطلاع دے کر دفتر ہذا سے منگوا سکتی ہے۔

بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدہ داران ہی

پہننے دیئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدہ داران کے از سر نو انتخاب

ہونے چاہئیں۔ جن عہدہ داروں کی منظوری حال میں دی گئی ہے۔ ان عہدہ داروں

کا انتخاب سالہ بھی تیار ہونا ضروری ہے۔ انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیاء میں

آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں، دفتر یا یوٹیڈ سکرٹری میں

بجھرا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح انتخابات کے کاغذات

پر وقت پر کارروائی نہیں ہو سکتی۔ اور منظوری دینے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیاء میں بھیجی جائیں۔ ایسے اجاب جو موصی ہوں۔

اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں۔ ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی

اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے۔ تاکہ ان کے بقایا وصیت کے

متعلق تحقیق کرنے میں وقت نہ ہو۔ اور فیصلہ میں تاخیر نہ ہو۔

تمام امر اذ صلیح اس امر کی نگرانی کا انتظام کریں کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہ جائے جس کا

انتخاب ہو کر دفتر ہذا میں نہ سپنچ جائے۔ نیز یہ کہ انتخابات قواعد کے مطابق کئے جا

رہے ہیں۔ ناظر علی صدر، امجد احمدیہ ربوہ

”اسلامی کلچر“

وہ گئے ہوں تو اور بات ہے درنہ اسلام کی رو سے ایسی باتوں میں انہماک لغویت میں مشاغل ہے۔ اسلامی کلچرل یا ثقافت کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ تقویٰ ایسی فضول باتوں کا تقاضا نہیں ہو سکتا۔ یہ درست ہے کہ بعض مسلمان پادشاہوں کے عہد میں موسیقی وغیرہ نے ایک خاص انداز سے ترقی کی ہے۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ مسلمان بادشاہ یا درویش اس کو پسند کرتے رہے ہیں۔ یہ چیزیں اس وجہ سے اسلامی ثقافت کا جزو نہیں بن سکتیں۔ بلکہ ان کو اسلامی کلچر سے انحراف سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ سب اعمال حقیقی تقویٰ کے منافی ہیں۔

اسلامی کلچر کی بنیاد پنج بنائے اسلام پہ ہے یعنی مکہ، شہادت، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ۔ جس کا مظہر میں یہ چیزیں قائم ہیں۔ وہی اسلامی کلچر کا حوالہ سمجھا جائے گا۔ جو آزاد مسلمان اقوام یورپ کی تقلید میں قومی موسیقی اور رقص وغیرہ کو اسلامی کلچر کا نام دے کر ان کو دوسری اقوام کے سامنے پیش کر رہی ہیں۔ لہذا اسلامی کلچر کے ساتھ ظلم کر رہی ہیں۔ اگر وہ اسے نہیں چھوڑ سکتیں۔ تو کم از کم انہیں چاہیئے کہ ان لغزات کے ساتھ اسلام کا نام نہ لیں۔ اور انہیں جغرافیائی اور نسلی کلچر کے طور پر پیش کریں۔ اگرچہ ہم ہمیں سمجھ سکتے کہ ایک مسلمان کس طرح ان لغزات میں مصروف ہو سکتا ہے۔ اسلامی کلچر کی بنیادیں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں بیان کر دی ہیں۔

ذالک الکتاب لادیب
فیہ ہدی للمتقین
المدین یومنون بالغیب
ویقیمون الصلوٰۃ و ما
وذاقنا ہم ینفقون۔

کسی مسلمان قوم کو کلچر جس کی عادت ان بنیادوں پر نہیں اٹھائی گئی۔ قطعاً اسلامی کلچر کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ بلکہ اس کا نام شیطانی کلچر رکھنا چاہیئے۔

ایک معاصر ”اسلام کی کلچرل“ تحریک کے زیر عنوان لکھتا ہے۔ ”ایشیا کی آزاد قومیں اپنی آزادی کا استعمال عجیب و غریب طریقے سے کر رہی ہیں۔ آزادی کے بد جہاں ایشیائی ملکوں میں اصلاحی اور تعمیری کاموں کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ وہیں آرٹ اور کلچر کے نام سے ایسے فنون کی سرپرستی بھی کی جا رہی ہے۔ جو اپنے آخری نتائج کے اعتبار سے اصلاح اور تعمیری مین صند ہیں۔ ان فنون میں رقص، موسیقی اور ڈرامہ اور ناٹک کو اہمیت حاصل ہے۔ کہیں پر لوکسٹاپوں Folk dances کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اور کہیں کلاسیکل موسیقی اور رقص کی مختلف قسموں پر زور دیا جا رہا ہے۔ اور اعضا اور آواز کی موسیقی کو ایک فن سمجھ لیا گیا ہے۔ اور انسان کا اپنے اصل کردار کو بد کر ڈرانا یا تھنڈیئر کی کہانی کے ترغیبی کرداروں کے مطابق بنانا ایک ہنر مان لیا گیا ہے۔ اور اس فن و ہنر کی ترقی کو ٹائٹل قوم کی ترقی کا جزو سمجھا جاتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ عام طور پر ان تمام سرگرمیوں کو ”کلچرل“ یا تھنڈی سرگرمیاں کہا جاتا ہے۔ اس صورت حال کی پیدائش کے تین مختلف اسباب ہو سکتے ہیں۔“

یہ تو آزاد مسلمان اقوام ”یورپ“ کی تقلید میں ایسا کر رہی ہیں۔ یورپ نے ”کلچر“ انہی چیزوں کا نام رکھا ہوا ہے۔ دراصل جب سے یورپ میں مادہ پرستی کے رجحانات ترقی پذیر ہوئے ہیں۔ اسی وقت سے مختلف اقوام کی موسیقی، رقص وغیرہ فنون لطیفہ کو بھی ساتھ ساتھ ترقی دینے کی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ اور اس کو بھی ایک سائنس کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ اور اس کا نام کسی قوم کی کلچر یا ثقافت رکھ دیا گیا ہے۔

بے شک مسلمان اقوام میں بھی قومی مخصوص فنون لطیفہ چلے آئے ہیں۔ لیکن ان کو اسلام یا اسلامی تہذیب سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ کسی مسلمان قوم کے یہ خصائص قدیم یا وگار کے طور پر باقی

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کا نواں کامیاب سالانہ جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ایمان سٹریٹ پیغام

اٹھنی مساجد بنانے کا عزم

۱۹ افراد کا قبول اسلام

(قسط نمبر ۱)

(ازمکرملک غلام نبی صاحب شاہد مبلغ سیرالیون بتوسط وکالت تبشیر روبرہ)

کرتے ہوئے بتایا کہ آپ اس کو سمجھتے ہوئے مگر بعض جوتے ہیں ان کے لئے میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے کے لئے ۱۹۲۳ء میں یہ تحریک شروع کی اور آپ نے جہاں تیاران اسلام کو بلایا کہ آپ لوگ اس میں شامل ہوں اور قربانیاں کریں۔ اس وقت خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھروں میں ایک سے زیادہ کھانا پکانے سے منع کر دیا۔ تاکہ بخت کر کے سلسلہ کی اشاعت کے لئے مجتہد دیا جائے۔

اس طرح یہ سکیم کامیاب ہوئی اور چند سال کے اندر دنیا میں بہت سے مشن کھول دیئے گئے۔ چنانچہ سیرالیون میں بھی اسی سکیم کے ماتحت ۱۹۳۳ء میں کھولا گیا تھا۔

اسی طرح جماعت کے پروگرام میں شامل ہے کہ یورپین ممالک میں زیادہ سے زیادہ مسجدیں بنائی جائیں۔ اور یورپ میں مسجد کا بنانا سہل نہیں ہے۔ اور مسجد کا ہونا انگریزی ممالک میں ایک عجیب کشش کا باعث ہے۔ یورپین لوگ بہت کم اسلام کے متعلق واقفیت رکھتے ہیں۔

یہ تمام چیزیں اخراجات کی تقاضی ہیں۔ اور تمام دنیا میں جو مشن کھولے گئے ہیں وہ تمام پاکستان کی جماعت کی قربانی سے بنے ہیں۔ پاکستان میں لوگ اس قدر مخلص ہیں کہ بعض دفعہ چندہ دیتے ہوئے اپنے کھانے کی بھی پروا نہیں کرتے۔

اس لئے آپ لوگ تحریک جدید میں جس نے تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کا بیڑا اٹھایا ہے حصہ لیں۔ کیونکہ آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیروکار اور آپ کے غلاموں میں شامل ہیں۔ تاکہ آپ کے چندہ کے ذریعہ دوسرے ملکوں میں مشن کھولے جائیں۔

کل آپ نے محترم امیر صاحب سے تقریر میں سنا تھا کہ احمدیت کی برکت سے آپ نے جہاں اس قدر مال پایا ہے کہ کوئی شمار نہیں اس لئے خدا تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ویسٹ انڈین مشن کے ذمے ایک نیا مشن کھولنے کا ذمہ لگایا ہے۔ اور اس میں بھی ہمیں حصہ لینا ہے۔

ان حالات میں جبکہ مشکلات میں تیزی ممالک کو اور زیادہ متربانی کی ضرورت ہے۔ اب میں آپ کو اپنے آقا حضرت

شعبی اور پھر اپنی اپنی رائے دیں۔
مولوی مبارک احمد صاحب ساقی کی تقریر
مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی
نے تحریک جدید کی اہمیت پر ایک مثال تقریر

بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ آج تیسرا روز ہے۔ اس لئے آج بہت ضروری معاملات پر بحث ہوگی۔ اجاب کرام سے درخواست ہے کہ وہ پوری توجہ سے اس اجلاس کی کارروائی

تیسری تقریر مکرم مولوی محمد صادق صاحب فاضل نے کی اور آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ خدا تعالیٰ نے تجارت کرنی مسلمانوں کے لئے جائز اور اچھی قرار دی ہے بشرطیکہ صحیح اصولوں پر کی جائے۔ اس ملک میں میں نے دیکھا ہے اکثر لوگ سود پر کاروبار کرتے ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے کیونکہ سود کا اقرار امر پر نہیں ہوتا فرما۔ پر پڑتا ہے۔ کیونکہ قرض اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے غریب ہی سود پر روپیہ لیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر فقرات یسکون حکمراں جب ایک غریب مسلمان کے گھر میں کھانے کے لئے نہیں تو ضروری ہے کہ امرائے پاس جائے اور اس طرح مقروض ہو جائے۔ ایک آدمی کا سالانہ سود پر مبنی ہے۔ اس کے پاس روپیہ نہیں۔ وہ ہر سال چندہ بیس ٹوکرے چاول دیتا ہے اور دوسرے تیسرے سال ہزاروں ٹوکرے وصول کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ سود ادا کریں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بیع جائز ہے لیکن سود حرام ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انصر اخالت ظالمین اور مظلوماً ایک صحابی نے دریافت کیا کہ مظلوم کی کس طرح اور ظالم کی کس طرح؟ حضور نے فرمایا۔ سود کو بند کرو اور غریبوں کو سود پر روپیہ وغیرہ نہ دو۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے سود کو بالکل بند کیا ہے۔ ایسے بچا بھی منع ہے۔

۱۴ دسمبر کا اجلاس

تیسرے روز کا پہلا اجلاس زبردست احتجاج مولانا محمد صدیق صاحب امیر سیرالیون نے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے

وصیت کی اہمیت

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (مرسلہ۔ سیکرٹری مجلس کارپوراز روبرہ)

”پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو۔ تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور اسلام کا جھنڈا اہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان دستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لیں اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام کی ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا۔ جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں وہ نور نکلا جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کر دیا۔ اور جس نے ہر سیر و غریب اور ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور اُلفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔“

(نظام نو صفحہ ۱۱۲)

مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا نیا انتخاب

دستور اساسی کے مطابق آئندہ تین سال کے لئے مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا انتخاب اس سال کے شروع میں ہونا ضروری ہے۔ اس لئے زما نے اعلیٰ اور ناظمین اصلاح کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ حسب قواعد صحت صاحب مقامی یا ان کے نمائندہ کی زیر نگرانی ان عہدوں کے لئے جلد دوبارہ انتخاب کروا کے منظور می کے لئے نام اعلیٰ صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بجاوے دیں۔

جو مجالس یکم جنوری ۱۹۵۹ء کے بعد قائم ہوئی ہیں ان کے عہدیداروں کے دوبارہ انتخاب کی اس وقت ضرورت نہیں۔ قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

دستور اساسی انصار اللہ میں ترمیم اور اضافے

تمام اراکین انصار اللہ کی اگلی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب فیصلہ شورعی ۱۹۵۵ء دستور اساسی انصار اللہ میں مندرجہ ذیل دو اضافے اور ایک ترمیم کی گئی ہے

- ۱) ناظم ضلع۔ زنجیم اعلیٰ مقام اور زنجیم حلقہ کے ساتھ علی الترتیب ناظم ضلع۔ ناظم زنجیم اعلیٰ اور ناظم زنجیم حلقہ کا عہدہ بھی ہوگا جس پر کام کرنے والے اراکین کیلئے ضرور ہوگا کہ وہ چالیس اور پچاس سال کے درمیان عمر کے ہوں۔
- ۲) صدر مجلس کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی عہدہ دار کو معطل یا معزول کر دے۔ نیز صدر مجلس کو اختیار ہوگا کہ اس کی جگہ کسی عہدہ دار کو نامزد کر دے۔
- ۳۔ بحوالہ دستور اساسی انصار اللہ صفحہ ۱۰ اشق ۳۸

اجلاس بجائے ہر سہفتہ کے پندرہ روزہ ہونا چاہیے۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اعلان

جو طالبات جماعت اول کے علاوہ کسی اور جماعت میں داخلہ لینا چاہتی ہوں وہ نصرت گورنمنٹ اسکول کے سالانہ امتحان میں شامل ہو جائیں۔ تاکہ اس امتحان کے نتیجہ پر وہ جس جماعت کے قابل ہوں۔ اس کے داخلہ کی اجازت بروقت انسپکٹر صاحب سے لی جا سکے۔ دوران سال میں اسکول کے عہد کو اس خدمت سے معذور سمجھیں۔ مقامی احباب اسے خاص طور پر نوٹ فرمائیں۔ سال کے دوران میں داخلہ کی اجازت نہیں مل سکتی۔

ہیڈ ماسٹر نصرت گورنمنٹ اسکول ربوہ

صرف دو ماہ باقی رہ گئے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کامالی سال ۱۹۵۹ء کو ختم ہو رہا ہے حصہ آمد کی بورق نمبر ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ پینچ جائیگی صرف وہی رقم سال رواں ۵۹-۵۸ء میں مندرجہ ہو سکتی اس لئے موصی احباب کی خدمت میں اتنا ہے کہ ان کے ذمہ جس قدر رقم سال رواں کے بقالیوں کی ہے وہ ۳۰ اپریل تک مقامی میکر ٹری صاحبان مال کو ادا کریں تاکہ وہ رقم ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں پہنچ جائے جن موصی اصحاب نے اپنے مندرجہ سالیوں کے بقالیوں کو کلی یا جزوی طور پر اس مالی سال کے اندر ادا کر کے دے دیئے ہوتے ہیں وہ خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

میگر ٹری مجلس کارپورڈا ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ ایک قدم اور آگے بڑھیں

رسالہ خالد مجلس خدام الاحمدیہ کا اپنا مخصوص رسالہ ہے اور اس کا ہر خادم اور مجلس میں پہنچا لائی اور نہایت ضروری ہے۔ تمام مجالس اور ان کی زخامیتیں اپنے اوپر یہ فرض بنا لیں کہ وہ اس رسالہ کو اپنی مجلس میں جاری رکھیں گے۔ خود پڑھیں گے اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس کی اشاعت کریں گے۔ امید ہے کہ زخامیہ اور قائدین حضرات اسل سے اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ اور اپنے لائحہ عمل کا ایک اہم حصہ قرار دیتے ہوئے اس کی اشاعت کے بڑھانے اور اس کو بہرہ نفع سے بہتر اور مفید رسالہ بنانے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ (مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درادت

میرے بھتیجے عزیزم خدا بخش کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مدد فرمائی اور فروری کو دوسرا خزانہ عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام فومو لو کی درادتی

عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ (خاک سرد محمد کاتب اول ربوہ)

انہوں نے پانچ پونڈ بھی پیش کئے آپ کی تقریر کے بعد اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب اور اہلیہ صاحبہ قی صاحبہ نے تمام بہنوں کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے دعا کی آخر میں مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے تقریر کی اور مندرجہ ذیل باتیں پیش کیں اور جماعت کو ان پر عمل کرنے کی توجہ دلائی۔

۱) لوکل افریقن مبلغین کی قلت کی وجہ سے بعض خاص خاص اور امید افزا غلاقوں میں تبیغ نہیں ہو رہی اس لئے احباب اپنے آپکو بطور لوکل مبلغ کام کرنے کے لئے پیش کریں چنانچہ آپ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مسٹر موسیٰ مسوا اور الفاضل غوث نے حاجی نے اپنے اپنے نام پیش کئے کہ وہ جنوری ۱۹۵۹ء سے ہاتھ لوکل مبلغ کے طور پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں

۲) احباب جماعت سال میں ایک ایک ماہ تبیغ کے لئے وقف کریں چنانچہ بہت سے دوستوں نے اپنے نام اس سلسلہ میں پیش کئے۔

۳) سالانہ جلسہ آئندہ سے جنوری میں ہونا کرے تاکہ بادش دینزہ کے خطرہ سے محفوظ رہے نیز احباب جماعت فصول کی کٹائی سے فارغ ہو کر زیادہ سے زیادہ شرکت کریں گے۔

۴) اخبار افریقن سینٹ۔ کو زیادہ سے زیادہ خرید جائے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ کم از کم چھ کاپیاں خرید لے اور دوسروں میں تقسیم کر کے اس کا خیر میں حصہ لے یہ تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے۔ مگر ساتھ ہی آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ پرچے اپنے پاس نہ رکھے چھوڑیں بلکہ وقت پر تقسیم کریں تاکہ شائع کرنے اور دیکھنے کا فائدہ ہو۔

اس کے بعد آپ نے آپ زلم کا ایک ڈبہ جماعت کو پیش کر کے بتایا کہ آپ کے لئے دیا ہوں۔ آپ نے یہ ڈبہ محکم امی جی علی راجہ صاحب کو دیا کہ وہ سوڈا اور چائے میں لاکر تمام کو احباب کو پیش کریں۔ چنانچہ اس کے بعد سوڈا اور چائے دینزہ سے تمام ہمانوں کی تواضع کی گئی۔

۵۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل جماعتوں میں ۱۹۵۹ء میں آگے بڑھنے کے لئے پروگرام بنایا گیا۔ بولے بولے باؤڈ۔ ناؤ کو ٹو ہوں۔ ٹو میو ما۔ میاؤں مانو تیا ما۔ بونگو ٹو ٹیٹا اور دینزہ میں انشاء اللہ العزیز بنائی جائیگی ان میں چار ماہ کے لئے تمام سامان مکمل تیار ہے۔

۶۔ جلسہ کے مبارک ایام میں ۱۲۹ افراد نے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے لئے داخل ہونے والے بھائی اور بہنوں کو استقامت عطا کر کے اور سلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ آمین

امیر المؤمنین کی ایک مثال دیتا ہوں ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنے کپڑے بھی فروخت کرنے پڑیں تو میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ کوئی منہ بند ہو جائے اس لئے آپ لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص طور پر تحریک جدید کے ذریعہ جیلں پانچکے ہیں پس دوسروں کو بھی یہ جیلں کھلائیں

امیر صاحب محترم نے مزید تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس دفعہ احباب جماعت کے بعض خاص حالات کی وجہ سے اس میں کمی ہو کر رہا ہے اس میں پیسے سے خاص مقدار میں زیادہ حصہ لیں۔ اس کے بعد احباب جماعت نے۔ لچھوڑا نقد چھڑھ پیش کیا اور ۲۰ پونڈ کے قریب نقد لکھوائے فاضل علی ذلت تمام احباب کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں جاکر تحریک کریں۔ اس کے بعد اجلاس کی کاروائی گہراے تیاری نماز و کھانا سوتی کر دیا گیا

دوسرا اجلاس ۱۴ اگست

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد انہیں چیف ناصر الدین گانا نگانے سنیتے سے زبان میں تقریر کی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے

جو تک میں بعض افضل کاموں کی وجہ سے مشغول تھا اس لئے پہلے اور دوسرے دن کے اجلاسوں میں شرکت نہیں ہو سکا اور معذرت خواہ ہوں آپ نے تمام جماعتوں کے سرالیوں کی طرف سے مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب اور مکرم الحاج قاسم کمانڈا اور مکرم الحاج علی راجہ کے فریضہ حج کی ادائیگی پر مبارکباد پیش کی پھر احباب کو توجہ دلائی کہ اب ہم کو ہر وقت اور ہر دم اسلام کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی اور زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنی چاہئے تاہم جگہ جگہ سکول بلکہ کالج بھی کھول سکیں اور تبیغی اور تبلیغی کو وسیع کریں کر سکیں اور ایسے ہی ہسپتال کھولے جائیں۔

اس کے بعد جناب چیف ناصر الدین گانا صاحب نے احمدی خودتوں کے خاص اجلاس میں تقریر کی اور احمدی بہنوں کو سب سے ان کی تنظیم اور ترقی پر مبارکباد دی ترمیمی امور کی طرف توجہ دلائی اور خودتوں کے بارے میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ پیش کر کے خودتوں کو ان پر عمل کرنے اور ترقی مسلمان بننے کی تلقین کی اور اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب اور اہلیہ صاحبہ محترم ساتی صاحب سے مشن کے کاموں اور تنظیم کی تنظیم کے سلسلہ میں پورا پورا تعاون کرتے رہنے کی تلقین کی نیز بجز امامت کو بطور اولاد

سیاروں کا سفر

(از مکرم مولیٰ سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم میٹن بیٹی)

۱۶۵۹ء کا آغاز انسان کی حیرت انگیز سائنسی صنعتی اور فنی ترقی سے ہوا۔ جبکہ روس کا راکٹ عالم بالا کو سال نوک مبادک بادی دینے کے لئے روانہ ہوا۔ اس وقت یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ لب مارکسزم کے فنی عروج نے اس مملکت کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے جو پہلے خدا اور اس کے فرشتوں کا وطن کہلاتا تھا۔ ملائکہ کے جوہر نے آثار موجود ہیں ان تمام میں ہر سماں اور سیاروں کی یہی تعریف کی گئی ہے کہ میوکی صدی کے انسان کی یہ جرأت دیکھئے کہ وہ اب اس حرم میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ راکٹ سازی محض ایک سائنسی و فنی کارنامہ ہے۔ اس کا مارکسزم سے کوئی تعلق نہیں۔ مارکس نے راکٹ سازی پر کوئی کتاب نہیں لکھی نہ سائنس دانوں کو اس کا پیغام دیا اور کاپیٹالزم تو طبقاتی جدوجہد اور معاشی مسائل تک محدود ہے۔ مگر مگر خدوچین نے روسی سائنس دانوں کی اس کامیابی پر مارکسزم کی برتری کا اعلان کر دیا۔ حالانکہ سیاروں کا سفر ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر تمام دنیا کے سائنس دان نہایت توجہ و سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم سے پہلے کوئی قوم اس میدان میں جرمنی کی سربراہ نہیں تھی۔ مگر جب روس نے جرمنی کے سائنس دانوں اور ان کی سائنسی دستاویزوں پر قبضہ کر لیا تو اب اسے سائنس کے میدان میں تیز گامی دکھانے کا موقع ملتا ہے۔ اس نے راکٹ سازی کو فوجی پروگرام میں شامل کر کے اس طرف نہایت اہمیت سے توجہ دی اور توانائی کا وہ دروازہ دریافت کرنے میں سبقت کی جسے ساری دنیا کے سائنس دان معلوم کرنا چاہتے تھے۔ ظاہر ہے کہ توانائی کے اس راز کا مارکسزم سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر مگر خدوچین کا یہ خیال ہو کہ اس کی اشتراکی حکومت نے سائنس کو مراعات و سہولت دی لہذا یہ اشتراکیت کی فتح ہوئی تو یہ بھی صحیح طرز فکر نہیں۔ اشتراکیت تو پہلے انسان کے معاشیات کا حل دریافت کرنا چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ ابھی روس کے معاشی مسائل حل نہیں ہوئے۔ روس نے اب یہ مسائل حل کرنے کے لئے "پینج سالہ" کی بجائے سات سالہ منصوبہ بنایا ہے۔ اگر روس کی اشتراکی حکومت جو مزدوروں اور کسانوں کے گٹھے پیٹھ کی کٹائی پر قبضہ کر لیا

کرتی ہے۔ پہلے ان کے معاشی مسائل حل کر دینی تو یقیناً یہ اشتراکی اقتصاد کی تکمیل ہوتی۔ روس کی وہ حکومت جو اپنے مزدوروں اور کسانوں کے لئے جو نوں بجلی اور فریجنر کا بھی بندوبست نہیں کر سکتی۔ نہ ضروریات زندگی کی گرانی و کمیابی دور کر سکتی ہے۔ اس کا راکٹ سازی کی کامیابی کو مارکسزم کی برتری قرار دینا دراصل مارکسزم کی خلاف ورزی ہے۔ اور اس بات کا ایک ثبوت ہے کہ مارکسزم بھی محض فلسفہ معاشیات کا ہی پیدا کر زندہ نہ رہ سکے۔ رہنبر بھی عوام سے حق محنت کا ایک حصہ چھین کر آخر میزائل اور راکٹ جیسے نقصان دہ آلات کی تیاری میں لگانا پڑا۔ ہم روسی سائنس دانوں کی اس کامیابی کو مارکسزم کی نہیں بلکہ سائنس کی کامیابی قرار دیتے ہیں اور روسی سائنس دانوں کی اس حیرت انگیز و عظمت تواریخ کامیابی پر جسے خود انہوں نے ایک خواب کہا ہے۔

دی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ جس دعا مگر خدوچین نے روسی سائنس دانوں کی اس کامیابی کو مارکسزم کی فتح قرار دیا مجھے یہ محسوس ہوا "یوم یومو" آگیا۔ انسان اپنی ایجاد و فنی تخلیقات کے مقابلہ میں پیش کرنے لگا اور خدا کی برتری پر آواز پھرے کانوں میں گونجنے لگی۔ سنقوع لکم ایہا الثقلان اسے روس اور امریکہ ہم تمہارے لئے فارغ ہوتے ہیں۔

اور جس دن یہ خبر آئی کہ روسی راکٹ چاند سے آگے نکل گیا ہے اور پوری زمین کے مدار میں داخل ہونے لگا۔ اور اب یہ سورج کا دسواں سیارہ ہوگا جو انسانی تخلیق ہے اور یہ بھی اور سیاروں کی طرح اپنے مدار پر گھومے گا۔

تو اسی وقت خدا تعالیٰ کی یہ بات یاد آگئی کہ اہم خلقتو الخلقہ متشابہ الخلق انسان کی تلون مزاجی و تجلوسیندی دیکھیے کہ کسی کی طرف ایجاد ہوتی و درشتی کا معجزہ منسوب کر کے اسے خدا اور خدا کا بیٹا بنا دیا۔ لیکن آج جب سائنس دانوں نے راکٹ سازی کا معجزہ دکھایا تو انہیں خدا بنا دیا گیا۔ نہ خدا کا بیٹا۔ بلکہ اسے مارکسزم کی فتح اور دہریت کی جیت سے تعبیر کیا گیا۔ اس لئے اب ہمیں دیکھنا ہے کہ کیا واقعی مارکسزم فتح پایا ہے اور دہریت غالب آگئی۔

یاد اس کے پردے میں کوئی نیا کوشش قدرت ظاہر ہونے والا ہے آج کل جب ہم سائنس کے عجائبات کا مطالعہ کرتے ہیں تو فوراً قرآن پاک کی سورہ رحمن سامنے آ جاتی ہے اور ترتیب کے ساتھ اس پر تدبیر و تفکر کو ہی چاہئے لگتا ہے۔ یوں تو قرآن کو ہم میں جا بجا سائنسی ترقیوں کی نشاندہی کے طور حاضر کے اہم اہم واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مگر اس سورہ میں ترتیب سے چند دروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ اس زمانہ کی سب سے مستند تاریخ ہے۔

وہ دور یہ ہیں :
دخانی دور
برقی دور
ایٹمی دور
راکٹ کا دور۔

یورپ نے سب سے پہلے آگ میں توانائی کے کا ایک راز دریافت کیا۔ اس توانائی کے ذریعہ سمندروں میں بڑے بڑے جہاز چلائے گئے اور خشکی پر ریل جیسی سہاری سواریاں دوڑائی گئیں۔

اس کے بعد بجلی کا دور آیا اور آگ کی جگہ بجلی کی توانائی نے لے لی۔ اس دریافت کے بعد انسان نے ایک ایسی جیت لگائی۔ اور اس توانائی کے طویل فطرت حسین معجزات پر لطف اور زندگی خوشگوار ہو گئی۔

بجلی کے بعد ایٹم کا دور آیا۔ اور اس توانائی کا پہلا مشاہدہ ہیرشیا اور ناکاساکی پر کیا گیا۔ جس کی ہیئت آج بھی دونوں پر ظاہر ہے اور اب بھی ہمیں دور کرنے کے لئے ایٹمی امن کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔

ایٹم کے بعد میزائل اور راکٹ کا دور آیا اور اگرچہ ابھی انسان محض تجرباتی دور سے گذر رہا ہے۔ مگر اس توانائی کی دریافت کے بعد لوگوں نے تعمیر و تخریب کے بڑے بڑے منصوبے باندھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اس کے بعد اور دور بھی آئیں گے اور ان کا اہلکارات مستقبل کرے گا۔

ان تمام دوروں کی تفصیل ان کے موجد اور ان کی برکات کا مفصل ذکر تو بہت طولانی ہے اور یہ باتیں اب ایسی عام ہو گئی ہیں کہ اہل ذوق بخود ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی تفصیل معلوم کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں اس موضوع پر روشنی نہیں ڈالتا۔ اس وقت میرے سامنے قرآن پاک اور اس کے بعض متعلقات ہیں

سورہ رحمن میں اللہ تعالیٰ نے پہلے تو علم و فکر انسانی کی نشاندہی ترقی کا ذکر کیا ہے جو انسان کی کم از کم پچھراڑی دور کی علمی تاریخ کا ایک مختصر ہے۔ اس کے بعد اس دور کا ذکر کیا ہے جس میں

داخل ہونے کے بعد انسان نے علم و ہنر کی نئی بنیاد ڈالی اور انسانی ثقافت کی ایک نئی تاریخ مرتب کی اور وہ دخانی دور ہے۔ سورہ رحمن کی ان آیات

سراج الجہین یلتقیان سے
و یبقی وجہ ربک ذو الجلال
والاکرام تک دخانی دور کا ذکر کیا ہے۔

اس کے بعد خدا نے علم و سائنس اور صنعت و فن کے میدان میں انسان کی تیز رفتاری ترقی کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ ذکر آیت کریمہ کل یوم کھرونی شان پر دن وہ ایک نئی شان سے جلوہ گر ہوتا ہے۔

میں موجود ہے۔ اور قرآنی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تیز رفتاری ایسی ہو گی کہ آسمان زمین و آسمان کی حد سے نکلنے کی کوشش کرنے لگے گا۔ امریکہ نے جب اپنا راکٹ پائیر اڈا بنا اور وہ ۹ ہزار میل دور بلند ہو کر زمین کی کشش ثقل سے نکل گیا۔ یہ زمین کے تیار سے نکلنے کی پہلی انسانی کوشش تھی۔ اور سورہ رحمن کی اس پیشگوئی کا پہلا ظہور تھا۔ اس کے بعد جب روس نے اس سال نوک کے آسمان میں دوسری کوشش کی اور اس کا راکٹ زمین کا چاند کی حد سے بھی نکل کر سورج کا دسواں سیارہ بن گیا تو اس وقت اس پیشگوئی کا دوسرا ظہور ہوا اور اللہ تعالیٰ نے سورہ رحمن میں دو لفظان نعمت کرنے والی قوتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ

یا معشر الجن والانس ان
استطعتم انفسکم منا
اقتار السموات والارض
فانفذوا لتنفذون
الابسلطان۔

اے جن۔ انس (دوسو و امریکہ) اگر تم زمین و آسمان کی حد سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ مگر باد رکھو کہ تم اذن انہی کے بغیر نہ نکل سکو گے۔

سیاروں کی صورت میں خدا کی جو مخلوق ہیں اب ان میں انسان نے اپنی یہ نئی تحقیق بھی شامل کر دی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اب یہ سیارہ بھی اور سیاروں کی طرح اپنے مدار پر گردش کرے گا۔ یعنی اس سیارے کا سال ۱۵ مہینوں کا ہوگا۔ سورج کے گرد اس کے ایک چکر کی مابین ہائیگولائی ۱۰ کروڑ ۷۰ لاکھ ۵۰ ہزار میل ہوگی۔ اور جس طرح ہر سیارہ سورج سے گردش میں دور ہے اسی طرح یہ سیارہ بھی چاند سے لاکھوں میل دور چلے جانے کے بعد بھی سورج سے ۱۰ کروڑ ۷۰ لاکھ میل دور رہے گا۔

فقہ اسلامی اور تصوف پر دو قابل قدر مقالے

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کا ایک خصوصی اجلاس

ربوہ ۲۲ فروری - کل شام مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے ایک اجلاس میں جو مکرم مولانا ابوالاعطاء صاحب ناضل کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ دو نہایت قابل قدر مقالے پڑھے گئے۔

پہلا مقالہ فقہ اسلامی کے موضوع پر تھا جو مکرم جناب ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سید احمد نے پڑھا اور دوسرے مقالے میں مکرم عبدالحی صاحب نے پڑھے۔ "تصوف اور اسلام" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ مکرم ملک صاحب موصوف نے اپنے مقالے میں اختصار کے ساتھ فقہ اسلامی کا تعارف کر کے پیش کیا اور اس نظر پر حیات کا نام ہے جسے اسلام نے دینا ہے۔ اور شریعت اس نظر پر کو دینا ہے اور اس تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ اور فقہ اس راستے کی بعض تفصیلات کو کہا جاتا ہے۔ فقہ میں عبادات اخلاقی تعلیمات اور قانون تینوں شامل ہیں لیکن اس کا خلاصہ قانونی حصہ بھی سراسر اخلاق پر ہی مبنی ہے۔ کیونکہ اسلام اس حقیقت کا سب سے بڑا علمبردار ہے کہ قانون اخلاق سے پیدا ہوتا ہے۔ قانون سے اخلاق پیدا نہیں ہوتے۔ آپ نے مقالہ میں اس امر کو بھی واضح فرمایا کہ فقہ میں جمود کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آجکل کا معاشرہ ان اخلاق کا حامل نہیں جو اسلامی قانون کی بنیاد میں ہے۔ آپ نے ان اصول پر بھی روشنی ڈالی جو اسلامی احکام کی بنیاد میں ہیں۔ نیز یہ بتانے کے بعد کہ فقہ کے دو بنیادی ماخذ قرآن کریم اور احادیث نبوی ہیں۔ اسی ضمن میں آپ نے اجماع و تفسیر کی بھی وضاحت کی۔ اور فقہ کے مختلف مکاتب خیال اور کتب فقہ کی تفصیل اور ان کی جامعیت کی طرف بھی اشارہ کیا۔

مکرم عبدالحی صاحب نے اپنے مقالے میں تصوف کی تاریخ اور اس کے ارتقائی مدارج پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ابتدائی چند صدیوں کے بعد جب مرو زمانہ کے باعث شریعت کی اصل روح اور اس کے مفاد یعنی تقرب الی اللہ صفائی باطن اور تزکیہ نفس کی طرف سے بالعموم غفلت برتی جانے لگی۔ اور شریعت پر ظاہری عمل کو ہی کافی سمجھا جانے لگا تو اس دور میں عمل کے طور پر ایک ایسے طبقے کا وجود عمل میں آیا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور دور اول کے علماء کی پیروی میں اپنی زندگیوں کو حقیقی اسلام میں ڈھانسنے کا قصد کیا۔ اور شریعت کی حقیقی روح کو

لوگوں کے اندر پیدا کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ یہ لوگ اپنی اقدار طبع اور انفرادی رجحان کی بناء پر عورت پسند اور گوشہ نشین واقع ہوئے تھے اور دوسروں سے امتیازی رنگ میں تقویٰ خشوع و خضوع توکل و فکر میں بڑھے ہوئے تھے اور عبادت میں خاص ذوق رکھتے تھے انہوں نے اصلاح خلق کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ اور ہر وقت امر بالمعروف اور نہی منکر کی تبلیغ میں ہی مصروف رہنے لگے۔ ان کی آواز وقت کی آواز تھی۔ ان کے دل ظلموں سے معمور تھے اس لئے جلد ہی وہ مرجع خلائق بن گئے۔ یہی لوگ تھے جو آگے چل کر تیسری صدی کے آخریں صوفی کہلائے۔ تصوف کے ماخذ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ معتقدین صوفیا قرآن اور سنت نبوی سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکلتے تھے۔ اس لحاظ سے اصل تصوف کو موجودہ بدعتوں سے جوہیت بعد کے زمانے کی پیداوار ہیں۔ کوئی علاقہ یا ماسطرز تھا۔ بعد میں مرد مرزبانانہ کے باعث یہ مسلک پیچیدہ ہوتا چلا گیا اور عجیب در عجیب ریاضتیں اور وجدان کو صیقل کرنے کے غیر اسلامی نوعیت کے خارجی ہمارے اختیار کئے جانے لگے جس کی وجہ سے اس نے کچھ اور ہی صورت اختیار کر لی اور شریعت و طریقت کا اختلاف اور رہبانیت کی طرف رجحان کے باعث سر اٹھانے لگے۔ درنہ فی الاصل اپنی ابتدائی شکل میں تصوف کی تحریک اجماعی شریعت و احکام سنت کی ایک تسخیر اور کامیاب کوشش تھی۔ آپ نے مقالہ میں پوری مستشرقین کے اس اعتراض کی پوری تردید کی کہ تصوف کا ابتدائی تحریک نصرانی بیانی اور جندو مذاہب کی نقل تھی۔ اس ضمن میں آپ نے اکابر صوفیوں سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت شیخ شہاب السہروردی کے اقوال پیش کر کے ثابت کیا کہ تصوف کا ماخذ قرآن کریم اور سنت نبوی ہی تھے۔

یہ دو مقالے جات کے بعد سوالات کی بھی اجازت دی گئی۔ چنانچہ فاضل مقالہ نویس صاحبان نے سوالات کے مدلل جواب دے کر زیر بحث موضوعات پر مزید روشنی ڈالی۔ جو سامعین کے لئے اور بھی زیادہ استفادہ کا موجب ہوئی۔

تمام علوم و فنون کی سلیم اردو میں ہونی چاہیے

ڈاکٹر کانفرنس میں ڈاکٹر مولوی عبدالحی کا صدارتی خطبہ
لاہور ۲۳ فروری - ڈاکٹر مولوی عبدالحی نے انڈین کالج میں خطبہ صدارت کے دوران کل تیسرے پہر اردو یونیورسٹی کے قیام کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اردو زبان کی صلاحیتیں بے پایاں ہیں۔ اس میں ترقی اور توسیع کی گنجائش ہے۔ اور بین الاقوامی زبان بننے کی اہلیت رکھتی ہے۔ آپ نے اس یقین کا اظہار کیا کہ اردو یونیورسٹی ہماری قومی زبان، تہذیب اور ہمارے تصورات کی صحیح ترجمانی اور نمائندگی کرے گی اور اسے علم و تحقیق کا مرکز بنا کر ہم یہ کہنے کے قابل ہو سکیں گے کہ ہم نے حلقہ غلامی سے نکل کر آزادی کی سرحدیں قدم رکھا ہے۔

رمضان المبارک کے لئے خاص رعایت

قرآن مجید جبرم

(ترجمہ حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب مدنی اندرون)

حضرت حافظ صاحب کا اسم گرامی ترجمہ کی صحت اور زبان کی سلاست کا ضامن ہے۔ رمضان قرآنی پر مشتمل انڈیکس نے ترجمہ کی اخلاص کو دو چند کر دیا ہے۔ سائز موزون کتابی (۲۶x۲۰) کاغذ اعلیٰ سفید کاغذی، کتابت خوشنما اور واضح، جلد پارچہ دیدہ زیب اور مضبوط۔ ہادیہ مجلد ۸ روپے۔ رعایتی ۷ روپے صرف۔

ملنے کا پتہ
انڈین ایڈریس: پبلشرز، پورٹ لینڈ، لاہور

کشمکش

خارش ہر قسم کے لئے اکیسر ہے۔
دھندلا پن، پالچر، گچ، لوط اور
چنل میں بہت مفید ہے قیمت مکمل کورس ۴
کروڑی خاص کا واصل علاج۔

حیثیاب

پٹھوں میں خوب طاقت اور جسم میں
اعلیٰ قوت پیدا کرتی ہے۔ ۳۰ گولی ۶/۱ روپے۔
طبت جدید کے حکایات ہم سے خرید فرمائیے
نیز فرست ادویات مفت طلب فرمائیے

دو اخانہ طب دید کھوکھر منزل سکت چھٹھ
ڈاکٹر خاص صنح گو جرنالوالہ

ازیں پیشتر مسٹر اختر حسین گورنمنٹ پکٹھ
نے خطبہ افتتاحیہ میں یہ امید ظاہر کی کہ اردو
کانفرنس زبان کے مناسب مقام کے متعلق پرمفید
اور قابل عمل تجاویز مرتب کرے گی وہ قومی تعلیمی
کمیشن کے لئے کارآمد ثابت ہوں گی۔

انڈین کالج میں اردو کانفرنس کل تین بجے
شروع ہوئی۔ ایک سو سے زائد مندوبین نے
اس میں شرکت کی۔ مسٹر اختر حسین گورنمنٹ
پاکستان نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے حکومت
پاکستان کے موقف کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے نزدیک
پاکستان کی قومی زبانوں کی ترقی کی اہمیت ملک کی
ترقی کے کسی دوسرے منصوبے سے کم نہیں۔
اور وحدت فکرو عمل کے لئے اہل قلم کی مساعی
ابواب نظم و نسق کا جلد و جہد سے کچھ کم وقعت
نہیں رکھتی ہیں۔

تحریر کے بعد مفید پایا

ہماری تیار کردہ کتب ایکس کھانسی نزلہ زکام
کی دوا کے متعلق مکرم ڈاکٹر لکت علی صاحب مالک
منظور میڈیکل ہال فورٹ جاس تحریر کرتے ہیں۔
"میں نے کتب ایکس کو تجرباً استعمال کیا ہے۔
بہت مفید ثابت ہوئی۔ مہربانی فرما دو درجن
جلد بھیجیں۔"

فی درجن - ۱۳/۸۱

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب فرمائیں!

فضل عرفان مسکن (شہادت پور) اور
فضل عرفان مسکن (شہادت پور)

شاعت اسلام کی فرضیت

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الدین سکندر آباد دکن

خدا تعالیٰ کی طرف سے
مسلمانوں پر